

مسجد الحرام کی

موجودہ صف بندی..... کی تاریخ اور اجتہاد

مفتی ابونعمان قسوری

(نشر مکرر)

وتسرى الملكة حافين من حول العرش يسبحون بحمد ربهم وقضى بينهم بالحق وقيل الحمد لله رب العلمين (سورة الزمر آخري آيت)

اور تو دیکھے فرشتوں کو گھر رہے ہیں عرش کے گرد پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور فیصلہ ہوتا ہے ان میں انصاف کا اور یہی بات کہتے ہیں کہ ساری خوبیاں اس خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جس نے سارے جہان کا ایسا عمدہ فیصلہ کیا۔

یعنی حق تعالیٰ جب حساب کتاب کے لیے نزول اجال فرمائیں گے اس وقت فرشتے عرش کے گردا گرد حلقہ باندھے اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک انصاف کا فیصلہ کر دیا جائے گا جس پر ہر طرف سے جوش و خروش کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کا نعرہ بلند ہوگا۔ یعنی ساری خوبیاں اس خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے (جس نے سارے جہان کا ایسا عمدہ فیصلہ کیا) اسی نعرہ تحسین پر دربار برخواست ہو جائے گا۔ اسی آیت طیبہ کے مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے ۱۲۰ھ میں خانہ کعبہ کے چاروں طرف گول صفوں کی ابتداء ہوئی ایک زمانہ تک لوگ امام کی اقتداء میں نماز باجماعت مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرتے رہے اور صرف اسی ایک جانب جماعت قائم ہوتی، باقی سمتوں میں صفیں نہیں ہوتی تھیں لیکن جب نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو یہ سمت تنگ پڑ گئی، مکہ کے گورنر خالد بن عبداللہ القسری (متوفی ۱۲۰ھ) نے بیت اللہ کے چاروں طرف گولائی میں صفیں بنوادیں، جس کی تائید اس وقت کے علماء فقہاء اور تابعین نے کی، چنانچہ اس وقت سے آج تک چاروں طرف صفیں قائم ہوتی چلی آرہی ہیں۔ (تاریخ مکة المكرمة قدیمہ واحد شام ص ۹۷)

نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے، اس عمل میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا اور جماعت کی نماز کے لیے

صفوں کا سیدھا بنونا انتہائی ضروری اعمال ہیں۔ زمانہ نبوی ﷺ اور ادوار خلفاء راشدین میں بھی مسجد نبوی ﷺ اور پوری دنیا کے اندر موجود مساجد کی طرح ہی بیت اللہ کے ارد گرد بھی صف بندی کروا کر نماز کی جماعت کروائی جاتی تھی تابعین کے دور میں اشد ضرورت کے تحت انتہائی جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن ابی رباح نے اس قرآنی آیت سے اجتہاد کیا، فتویٰ دیا اور پوری امت نے آج تک اس شرعی فیصلہ کو تسلیم کیا ہے اور کسی کا بھی اختلاف نہیں ملتا، بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ہم تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں ہم کسی غیر نبی کی بات نہیں مانتے، یہ لوگ بھی ایک تابعی کے اجتہاد پر عمل کرتے ہوئے کہتے اللہ کے گرد گول صفوں میں نماز ادا کرتے ہیں عجیب بات ہے کہ ایک تابعی کی بات کو مان لیتے ہیں اور خلیفہ راشد حضرت عمر کے اجتہاد (بیس تراویح) کو بدعت کہہ دیتے ہیں۔ بہر حال ابن جریج کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء (تابعی) سے پوچھا: جب لوگ تھوڑے ہوں تو وہ مقام امیر ایم علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں یا کعبہ شریف کے چاروں طرف؟ حضرت عطاء نے جواب دیا: ہتیرہ ہے کہ ان کی صف کعبہ کی چاروں طرف پھیلی ہو، پھر یہ آیت پڑھی و تری الملائکہ حافیین من حول العرش

یسبحون بحملم بہم (زمر: ۷۵)

یعنی، اے پیغمبر آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ عرش کے چاروں طرف حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و ثنا کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ (تاریخ مکہ المشرقة والمسجد الحرام ج ۱، ۷، تاریخ مکہ المکرمہ قدیمہ و حدیث ص ۹۸)

قرآن کریم کی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے جس عظیم تابعی نے کولائی میں صف بندی کا فتویٰ دے کر امت کو بہت بڑی مشکل سے بچایا اور اس طریق کار سے یہ سہولت مل گئی کہ لاکھوں مسلمان بیک وقت بیت اللہ کے قریب نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس عالم دین کا نام عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ ہے، ان کے بارے میں علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ عطاء سادات تابعین میں سے ہیں، ان کا علم و تقویٰ اور فضل و کمال انتہائی بلند پایہ تھا۔ (سیر الصحابہ، تابعین) بحوالہ تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۲۰۳)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وہ مکہ المکرمہ کے مفتی تھے بڑے بڑے ائمہ ان سے فیض علم کی جھولیاں بھرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء للنووی ج ۱ ص ۳۳۳)

امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ دیکھو اللہ جسے نوازنا چاہتا ہے وہ رنگ و نسل کو نہیں دیکھتا اور نہ جغرافیائی حد بندی اس کا ذریعہ ہے۔ ذرا تاریخ اسلام پر نظر دوڑاؤ، یزید بن ابی حبیب اسود رحمہ اللہ سیاہ رنگ تھے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ انصار کے آزاد کردہ غلام تھے، اور سیدنا عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ حبشی تھے اس کے باوجود اللہ نے علم کی عزت سے ان کو نوازا۔ (مختصر صفۃ الصلوٰۃ ج ۱ ص ۶۵)

بہر حال مفتی مکہ مکرمہ احسن التابعین حضرت عطاء نے صحابہ کرامؓ میں سے کبار صحابہ سے علم حاصل کیا، ام القریٰ مکہ کے علاوہ مدنی صحابہؓ سے بھی خوب فیض لیا، جب انہوں نے ایک ایسا فیصلہ دیا جو بظاہر اسلام کے دور اول و ثانی کی جاری روایات سے بالکل مختلف تھا، لیکن سب نے اسے تسلیم کیا، کیا اس وقت ایسے لوگ نہیں تھے جو قول خدا اور قول رسول ﷺ کے ماہر ہوں۔ حقیقت ہے کہ یہ خیر القرون کا زمانہ ہے، علم و عمل پر دور نبوی ﷺ کی چھاپ خوب واضح ہے، ضروریات دین کے لئے اجتہاد کا سلسلہ جاری ہے، اس زمانہ کے جید علماء کے فتاویٰ کو ایک تشریحی مقام حاصل ہے، فقہ حنفی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سنت کے تعین کے لیے ان چاروں چشموں سے استفادہ کرتے ہیں۔ اور مسئلہ کی مکمل گہرائی ان چاروں ماخذ سے مستفید ہوئے بغیر ناممکن ہے۔ بیت اللہ میں صفوں کی ترتیب اس کی صرف ایک مثال ہے۔ ایسی ہزاروں مثالیں شریعت میں موجود ہیں اس لیے کہ کلام اللہ اور احادیث نبوی ﷺ دونوں تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے فضائل پر شاہد ہیں کلام اللہ میں ان کے فضائل و امتیازات یہ بتائے گئے ہیں اور مہاجرین اور انصار کے ساتھ انہیں بھی رضوان الہی کی دولت سے سرفراز کیا گیا۔ فرمان الہی ہے: **وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ** اور **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** (سورۃ التوبہ: ۱۰۰)

یعنی: اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جن لوگوں نے خوش دلی کے ساتھ ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش ہیں اور خدا نے ان کے لیے باغ تیار کیے ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس آیت پاک کا مصداق تابعین کرام ہی ہیں کہ وہی عمل میں مہاجرین و انصار کے ”تابع“ اور زمانے کے لحاظ سے ان کے بعد تھے، اور اسی لیے عرف عام میں ان کا لقب ”تابعی“ رکھا گیا۔ احادیث میں اس سے زیادہ صریح اور واضح الفاظ میں ان کا تعارف ہے اور ان

کو خیر کے لقب سے سرفراز کیا گیا ہے۔ خیر امتی القرن الذین یلونی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم (مسلم الخ) (کتاب الفضائل) میری امت میں اس زمانہ کے لوگ بہتر ہیں جو مجھ سے ملا ہوا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین)، پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تبع تابعین) اس حدیث نبوی ﷺ میں تابعین اور تبع تابعین کو بہترین زمانے کے لوگ قرار دیا گیا ہے، یہ دراصل قرآن کریم سورہ توبہ کی مذکورہ آیت کی توضیح ہے کہ تابعین سے اللہ اس وجہ سے راضی ہوا کہ وہ صحابہ کی طرح دین کی حفاظت کرتے تھے۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم (الخ) (مسلم کتاب الفضائل) سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں (صحابہ کرامؓ) پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (تبع تابعین) یہ تینوں اپنے اپنے زمانے کے لیے باعث خیر و برکت تھے، اسلام کو ان ہی کی خیر و برکت سے روحانی اور مادی فتوحات حاصل ہوتی تھیں۔ روایت ہے: عن النبی ﷺ قال یاتی علی الناس یغزو فنام من الناس، فیقال لہم فیکم من رای رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یغزو فنام من الناس فیقال لہم فیکم من رای من صحب رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح (مسلم کتاب الفضائل) نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! پورا ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک جماعت جہاد کرے گی، اس سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو، وہ لوگ کہیں گے ”ہاں“، (ان کی برکت سے) ان کے لیے فتح دی جائے گی پھر ایک جماعت جہاد کرے گی، ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ہے جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا تو وہ کہیں گے ”ہاں“، تو (ان کی برکت سے) فتح دی جائے گی۔

قارئین یہی وہ زمانہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا امام ابوحنیفہ سے تدوین دین کا کام لیا، حق بات تو یہ ہے کہ وہ تابعی ہیں تاہم تبع تابعی ہونے سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہے، تابعین، تبع تابعین کو یہ مقام کیوں ملا کہ ان کی اتباع اور ان کے عمل سے بھی استدلال کیا جائے؟ اس کا جواب یہ ہے (یہ الصحابہؓ حصہ تابعین میں ہے) یہ مقدس جماعت علم و عمل میں صحابہ رسول ﷺ کا نکل و پرتو تھی، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور صحابہ کی علمی اور اخلاقی وراثت کو مسلمانوں میں پھیلایا، عہد رسالت کے بعد اور شخصی حکومت کے اثر سے اسلامی نظام میں جو خرابیاں پیدا ہو گئیں تھیں ان کی اصلاح کی

اور اگر اصلاح نہ کر سکی تو ان خرابیوں کے مقابلے میں اسلام کے مصفا سرچشمہ کو باہر کے گرد و غبار اور کمزورت سے اپنی کوششوں سے محفوظ رکھا، مذہبی علوم کی حفاظت و اشاعت کے نئے علوم کی بنیاد رکھی، اسلامی سلطنت کے حدود کو وسیع کیا، اسلام کو پھیلا یا بغرض ان تمام برکتوں کو جن کا عہد صحابہ میں آغاز ہوا تھا تکمیل تک پہنچایا اور جو پوری ہو چکی تھیں ان کی حفاظت کی، اس لیے پوری امت تابعین کے اعمال و اخلاق سے استفادہ کرتی ہے۔ (بشکر یہ فقہت)

اس ماہ ربیع الاول میں صرف تقاریر سننے پر اکتفا نہ کریں بلکہ
خود سیرت کا مطالعہ ضرور کریں

سیرت نبوی پر ایک منفرد کتاب

نبی اکرم
(ﷺ)

اسوہ حسنہ اور تعلیمات کی روشنی میں
احترام آدمیت

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

ناشر: طیب گروپ آف انڈسٹریز فیصل آباد
ملنے کا پتہ: جامعہ قادریہ رضویہ سرگودھا روڈ فیصل آباد